السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بہرا اور گونگا بچہ شرعاً نماز وغیرہ عبادات کا مکلف ہے یا اسے معذور سمجھا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

گونگا بہرا بچہ جب بالغ ہوجائے تو وہ نماز اور دیگر عبادات کا مکلف ہوگا۔ اسے ضروری باتیں لکھ کر یا اشارہ سے سمجھائی جائیں۔ احکام شرعیہ کے وجوب کے دلائل کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہیں۔ بالغ وہ ہے جو پورے پندرہ سال کا ہوجائے یا اسے احتلام ہو یا اس کی شرمگاہ کے اردگرد کھردرے بال اگ آئیں اور عورت کے حوالہ سے ایک چوتھی زائد علامت یہ ہے کہ اسے حیض آنا شروع ہوجائے۔ گونگے بہرے بچے کی ولی پر لازم ہے کہ وہ اس کی طرف سے زکوۃ وغیرہ مالی حقوق ادا کرے اور دین و شریعت کی جو باتیں اس سے مخفی ہوں، ممکن طریقہ سے اسے سمجھائے تاکہ وہ سمجھ جائے کہ اللہ تعالی نے اس کے لیے کیا واجب قرار دیا ہے اور کیا حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ... ١٦ ... سورة التغابن

''سو جہاں تک ہوسکے تم اللہ سے ڈرو۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(اذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم) (صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، ح: 7288 و صحیح مسلم، الحج، باب فرض الحج مرة فی العمرة۔: 1337)

''میں جب تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدور بھر اسے بجالاؤ۔''

ہر وہ مکلف جو سن نہیں سکتا یا گونگا اور بہرے پن دونوں میں مبتلا ہے، تو اسے بھی ادائے واجبات اور ترک محرمات کے سلسلہ میں مقدور بھر کوشش کرکے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور اسے بھی مقدور بھر کوشش کرکے مشاہدہ یا کتاب یا اشارہ کے ذریعہ دین کو سمجھنا چاہیے تاکہ مطلوب حاصل ہوجائے۔ واللہ ولی التوفیق۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص512

محدث فتویٰ